سوال

(120)جمعہ کے لیے کم ازکم ایک رکعت باجماعت پانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے جمعہ ادا کرنے کے لیے مسجد میں خطبہ شروع ہونے سے پہلے حاضری دی، نوافل وغیرہ ادا کیے، خطبہ جمعہ سنا، جب نماز شروع ہوئی تو ایک رکعت پڑھنے کے بعد اس کا وضو ٹوٹ گیا، وضو کرتے کرتے جماعت مکمل ہو گئی، اب یہ شخص نماز جمعہ پڑھے گا یا اسے ظہر ادا کرنا ہو گی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

:جس آدمی نے نماز جمعہ کے لیے اس قدر دوڑ دھوپ کی ہے امید ہے کہ اسے اللہ کے ہاں اس کا پورا پورا اجر ملے گا، اگرچہ ایک مجبوری کی وجہ سے اسے نماز توڑنا پڑی پھر وضو کرتے کرتے اس کی جماعت نکل گئی لیکن ہمارے رجحان کے مطابق اب اسے نماز ظہر پڑھنا ہو گی، کیونکہ نماز کے لیے کم ازکم ایک رکعت پانا ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی نماز کی ایک رکعت حاصل کر لی تو اس نے بلاشبہ مکمل نماز حاصل کر لی۔ ''[1]ایک روایت میں جمعہ کی نماز کے متعلق صراحت ہے کہ: ''جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے۔''[2]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک رکعت امام کے ساتھ مل گئی تو اس کی نماز جمعہ کی نماز شمار ہو گی، اس لیے اسے صرف ایک رکعت مزید پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے: ''جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پا لی اس نے نماز جمعہ کو پا لیا، ہاں جو رکعت رہ گئی ہے اسے پورا کر لے۔''[3]

ان روایات میں اشارہ ہے کہ اگر ایک رکعت سے کم ملے تو اس کی نماز جمعہ نہیں ہو گی تب اسے نماز ظہر پڑھنی چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے کہ اگر نمازی کو نماز جمعہ کی مکمل ایک رکعت نہ ملے تو ظہر کی چار رکعات پڑھنی چاہئیں، اس کی نماز جمعہ نہیں ہوئی، حدیث کا یہی تقاضا ہے۔ اگرچہ کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کوئی دوسری رکعت کے تشہد میں شامل ہوا تب بھی اسے اپنی بقیہ نماز جمعہ مکمل کرنا چاہیے۔ صورت مسؤلہ میں تو اسے جماعت کے ساتھ کچھ بھی نہیں ملا، جو رکعت ملی تھی وہ بھی وضو ٹوٹنے سے ختم ہو گئی، اس لیے اسے پوری نماز ظہر پڑھنا ہو گی۔ (واللہ اعلم)

---

[1]بخاری، مواقیت الصلوۃ: ۵۸۰۔

[2]ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۱۱۲۱۔

[3] بیہقی ص۲۰۴، ج۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:143

محدث فتویٰ